بسم اللہ الرحمن الرحیم

From the Pages of History

An Explicit Ultimatum From The Salaf To The Apostates

دابق 7 (ربیع الآخر 1436)سے ماخوذ مضمون کا ترجمہ

تاریخ کے اوراق سے

سلف کی جانب سے مرتدین کو ایک صریح انتباہ

منجانب خلیفۂ رسول اللہ (ﷺ) ابو بکر صدیقؓ

جس خاص یا عام کے پاس یہ فرمان پہنچے، چاہے وہ اپنے اسلام پر قائم ہے یا اس سے پھر چکا ہے؛

سلامتی ہو ان پر جو ہدایت کی پیروی کرنے والے ہیں اور ہدایت سے پیٹھ پھیر کر گمراہی اور ضلالت کی جانب نہیں گئے۔

میں تمہارے سامنے اللہ کی حمد بیان کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود برحق نہیں، وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے، اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں، وہ جس پیغام (قرآن / احکام الٰہی) کے ساتھ مبعوث ہوئے میں اس پر ایمان رکھتا ہوں، اور جو اس ایمان کا منکر ہے اس کی تکفیر کرتا ہوں اور اس سے جہاد کرتا ہوں۔ امّا بعد:

بلا شبہ اللہ تعالیٰ نے محمد (ﷺ) کو اپنی جانب سے اپنی مخلوق کی طرف حق کے ساتھ مبعوث فرمایا، بشیر و نذیر (خوشخبری دینے والے اورڈرانے والے) بنا کر، اللہ کی طرف بلانے والے، اور روشن چراغ، تا کہ جو بھی زندہ ہیں انہیں خبر دار کریں اور کافروں کے خلاف اتمام حجت کریں۔ پھر جس نے بھی ان کی پکار پر لبیک کہا تو اللہ نے اسے حق کی ہدایت عطا فرمائی، اور رسول اللہ ﷺ نے منہ پھیرنے والوں پر اللہ کے اذن سے وار کیا یہاں تک کہ وہ لوگ طوعاً یا کرھاً دائرہ اسلام میں داخل ہو گئے۔ پھر اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو اس وقت واپس بلالیا جب انہوں نے اللہ کے حکم کی تکمیل کر دی، اپنی امت کو اخلاص کے ساتھ نصیحت کر دی، اور اس فریضے کی ادائیگی کر دی جس کے وہ ذمہ دار تھے۔ یہ بات اللہ نے انہیں اور اہلِ اسلام کو وحی کی جانے والی کتاب میں واضح کر دی تھی۔ ارشاد فرمایا، [إِنَّكَ مَيِّتٌ وَإِنَّهُم مَّيِّتُونَ] (یقیناً خود آپ کو بھی موت آئے گی اور یہ سب بھی مرنے والے ہیں) (الزمر: 30)۔ یہ بھی فرمایا، [وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّن قَبْلِكَ الْخُلْدَ أَفَإِن مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُونَ] **(اور آپ سے پہلے کسی انسان کو بھی ہم نے ہمیشگی نہیں دی، کیا اگر آپ مر گئے تو وہ ہمیشہ کے لئے رہ جائیں گے) (الانبیاء: 34)**۔ اور مؤمنوں کو یہ بھی فرمایا، [وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَى عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللّهَ شَيْئًا وَسَيَجْزِي اللّهُ الشَّاكِرِينَ] (محمد ﴿ﷺ﴾ صرف رسول ہی ہیں، ان سے پہلے بہت سے رسول ہو چکے ہیں، کیا اگر ان کا انتقال ہو جائے یا یہ شہید ہو جائیں تو تم اسلام سے اپنی ایڑیوں کے

بل پھر جاؤ گے؟ اور جو کوئی پھر جائے اپنی ایڑیوں پر تو ہرگز اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑے گا، عنقریب اللہ تعالیٰ شکر گزاروں کو نیک بدلہ دے گا)(آل عمران:144)۔ سو جو کوئی محمد (ﷺ) کی پرستش کرتا ہے تو وہ جان لے کہ محمد (ﷺ) وفات پا چکے ہیں۔ اور جو تنہا اس اللہ کی پرستش کرتا ہے کہ جس کا کوئی شریک نہیں ہے، تو وہ جان لے کہ اللہ اس پر ہمیشہ نگہبان ہے۔ وہ زندہ و جاوداں ہے؛ اسے فنا نہیں ہے۔ اسے تھکاوٹ ہوتی ہے نہ نیند آتی ہے۔ وہ اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے اور اپنے دشمنوں سے برابر انتقام لیتا ہے۔ میں تمہیں اللہ کا تقویٰ اختیار کرنے، اس کی جانب اپنے فرائض ادا کرنے کی، اور جس چیز کے ساتھ تمہارے رسول (ﷺ) مبعوث ہوئے اس کی نصیحت کرتا ہوں۔ اور میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ ان کی رہنمائی کو بطور ہدایت اختیار کرو اور اللہ کے دین کو مضبوطی سے تھام لو، کیونکہ جسے اللہ ہدایت نہ دے وہ گمراہ ہے، جس کے لئے وہ خیر و عافیت مقدر نہ کرے وہ مصیبت زدہ ہے، اور جس کی اللہ مدد نہ فرمائے وہ بے یار و مددگار ہے۔ چنانچہ جسے اللہ ہدایت دے وہ ہدایت یافتہ ہے اور جسے وہ چھوڑ دے وہ گمراہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، [مَن يَهْدِ اللَّهُ فَهُوَ الْمُهْتَدِي وَمَن يُضْلِلْ فَلَن تَجِدَ لَهُ وَلِيًّا مُّرْشِدًا] (اللہ تعالیٰ جس کی رہبری فرمائے وہ راہ راست پر ہے اور جسے وہ گمراہ کر دے ناممکن ہے کہ آپ اس کا کوئی کارساز اور رہنما پا سکیں)(الکہف:17)، اور دنیا میں اس کا کوئی بھی عمل قبول نہ ہو گا جب تک وہ اللہ کا اقرار نہ کر لے۔ اور آخرت میں اس سے کوئی توبہ یا تاوان قبول نہیں کیا جائے گا۔ مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ تم میں سے بعض لوگ اسلام قبول کر لینے اور اس کے مطابق عمل کرنے کے بعد اپنے دین سے پھر گئے ہو، اور اس کی وجہ اللہ کے بارے میں دھوکے میں پڑ جانا 'اس کے معاملات سے جہالت' اور شیطان کا کہا ماننا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، [وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلَّا إِبْلِيسَ كَانَ مِنَ الْجِنِّ فَفَسَقَ عَنْ أَمْرِ رَبِّهِ أَفَتَتَّخِذُونَهُ وَذُرِّيَّتَهُ أَوْلِيَاءَ مِن دُونِي وَهُمْ لَكُمْ عَدُوٌّ بِئْسَ لِلظَّالِمِينَ بَدَلًا] (اور جب ہم نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم آدم کو سجدہ کرو تو ابلیس کے سوا سب نے سجدہ کیا، یہ جنوں میں سے تھا، اس نے اپنے پروردگار کی نافرمانی کی، کیا پھر بھی تم اسے اور اس کی اولاد کو مجھے چھوڑ کر اپنا دوست بنا رہے ہو؟ حالانکہ وہ تم سب کا دشمن ہے۔ ایسے ظالموں کا کیا ہی برا بدل ہے)(الکہف:50)۔ اور فرمایا، [إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا إِنَّمَا يَدْعُو حِزْبَهُ لِيَكُونُوا مِنْ

أصْحَابِ السَّعِيرِ] (یادرکھو! شیطان تمہارا دشمن ہے، تم اسے دشمن جانو وہ تو اپنے گروہ کو صرف اس لئے ہی بلاتا ہے کہ وہ سب جہنم واصل ہو جائیں)(فاطر:6)۔ میں فلاں (خالد بن ولید) کو مہاجرین 'انصار' اور ان کے اچھے تابعین کے ایک لشکر کے ساتھ روانہ کر رہا ہوں، اور میں نے اسے حکم دیا ہے کہ اس وقت تک کسی سے جنگ نہ کرے یا کسی کو قتل نہ کرے جب تک اسے اللہ کے پیغام (دین) کی دعوت نہ دے دے۔ جو اس کی دعوت کو منظور کرے گا' حق کو قبول کرے گا' شر سے باز آجائے گا' اور نیکی کرے گا تو اسے مسلمان سمجھا جائے گا اور اس کی مدد کی جائے گی۔ اگر کوئی انکار کرے گا تو پھر میں نے اپنے قاصد کو حکم دیا ہے کہ اس (انکار) پر ان سے لڑے اور جسے بھی قتل کر سکتا ہو اسے (قتل کیے بغیر) نہ چھوڑے، انہیں آگ سے زندہ جلائے، ہر طرح کے اسباب اختیار کرتے ہوئے انہیں سخت ترین شکل میں قتل کرے، ان کی عورتوں اور بچوں کو غلام بنائے، اور ان میں سے کسی سے بھی اسلام کے علاوہ اور کچھ بھی قبول نہ کرے۔ جو بھی اسلام کی پیروی کرتا ہے تو یہ اس کے لئے سب سے بہتر ہے۔ اور جو کوئی اسے ترک کرتا ہے تو وہ اللہ کو مجبور نہیں کر سکتا۔ میں نے اپنے قاصد کو حکم دیا ہے کہ اس فرمان کو تمہارے ہر مجمع میں پڑھ کر سنائے اور اذان علامت ہے۔ (میں نے اپنے لشکر کو کہا ہے کہ) اگر مسلمان اذان دیں اور وہ (مرتدین) اذان نہ دیں تو پھر انہیں قتل کرنے میں جلدی کرنا۔ اور اگر وہ (مرتدین) اذان دیں تو پھر ان پر حملہ کرنے سے اس وقت تک رکے رہنا جب تک ان سے ان پر واجب (زکوٰۃ) کی ادائیگی کا تقاضا نہ کر لو۔ (اگر وہ انکار کریں تو ان کو قتل کرنے میں جلدی کرنا۔ اگر وہ مان جائیں تو یہ ان سے قبول کر لیا جائے گا اور میرا قاصد ان سے ان کے فرائض کی انجام دہی کرائے گا۔)(تاریخ الطبری، البدایہ والنہایہ)

خلف کی جانب سے ایک کمزور درخواست

طواغیت کی طرف

(الظواہری کی جانب سے طاغوت مرسی کی طرف)

جہاں تک ڈاکٹر محمد مرسی کی طرف میرا پیغام ہے تو میں انہیں کہتا ہوں: سب سے پہلے میں اللہ سے دعا گو ہوں کہ آپ کو آپ کی مشکلات سے رہائی دلائے، آپ کے دل کی رہنمائی کرے، اور آپ کے لئے دینی و دنیاوی معاملات کی اصلاح فرمائے۔ میں اللہ سے یہ دعا بھی کرتا ہوں کہ آپ کا دل مضبوط رکھے، آپ کے دل کو یقین 'ایمان' اور استحکام سے لبریز کر دے تا کہ آپ اس کے دین اور قانون کی کسی خوف اور سمجھوتے کے بغیر مدد کریں، اور یہ کہ وہ آپ کو اس فرمانِ مصطفیٰ (ﷺ) پر ثابت قدمی کی توفیق عطا فرمائے کہ "بہترین جہاد ظالم حکمران کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔" اور ان ﷺ کے فرمان "سید الشہداء حمزہ بن عبد المطلب ہیں اور وہ آدمی جو ظالم حکمران کا سامنا کرے اور اسے حق کی تلقین کرے اور برائی سے روکے چنانچہ وہ حکمران اسے قتل کر دے۔" اور میں آپ کو نصیحت کرتا ہوں جبکہ میں انتہائی اخلاص کے ساتھ آپ کو یہ نصیحت کر رہا ہوں اور آپ کی ہدایت 'کامیابی' اور ثابت قدمی کی امید رکھتا ہوں۔ سو میں کہتا ہوں، آپ نے سیکولروں کے ساتھ معاملہ کیا اور ان کی باتیں تسلیم کر لیں، صلیبیوں کے ساتھ معاملہ کیا اور ان کے باتیں منظور کر لیں، امریکیوں کے ساتھ معاملہ کیا اور انہیں یقین دہانیاں کرائیں، اسرائیلیوں کے ساتھ معاملہ کیا اور ان کے ساتھ فرمانبردارانہ معاہدے قبول کر لیے، مبارک کی فوج کے ساتھ معاملہ کیا جو کہ امریکی امداد پر پلی بڑھی تھی اور آپ نے ان کے ساتھ رضامندی کی، اور وزارتِ داخلہ کے کوڑے مارنے والوں کے ساتھ معاملہ کیا اور انہیں اطمینان دلایا۔ سو کیا نتیجہ نکلا؟ آج آپ سخت مصیبت میں گرفتار ہیں۔ یا تو آپ ڈگمگائے اور اپنی جگہ سے سر کے بغیر حق پر جم جائیں، سو واضح طور پر شریعت کا قانون لاگو کرنے کا مطالبہ کر دیں، بدعنوان عدلیہ 'سیکولر قوانین' اور سیکولر آئین کو مسترد کر دیں، مسلم ممالک کے ہر چپہ بھر مقبوضہ علاقے کی آزادی پر اصرار کریں، ایسی کسی بھی قرارداد یا معاہدے کو ماننے سے انکار کر دیں جو ان علاقوں کو فراموش کرتا ہو، اور اپنے رب سے وعدہ کریں کہ آپ اس حق کا برملا اعلان کریں گے جس (کے اعلان کرنے) کا فرض اس کے قانون کے تحت آپ پر عائد ہوتا ہے، اور آپ اس میں ذرا سی بھی کوتاہی نہیں کریں گے۔ تو پھر میں آپ کو خوشخبری دیتا ہوں کہ آپ اس امت کے ہیرو ہوں گے اور اس کی ممتاز مثالوں اور عظیم رہنماؤں میں سے ایک بن جائیں گے۔ امت مصر میں مجتمع ہو جائے گی اور عالمِ اسلام دشمنوں کے خلاف اپنی جنگ میں آپ کے پیچھے کھڑا ہو گا۔ اگر آپ اس حالت میں مخلص ہوئے اور اللہ نے آپ کو اٹھا لیا تو پھر آپ کے لئے ایک اچھے انجام اور آخرت میں عظیم اجر کی خوشخبری ہے۔ سو

اپنے بارے میں 'اپنی پارٹی کے بارے میں' اور مصر اور بقیہ عالمِ اسلام میں امت کی کثیر تعداد کے بارے میں اللہ سے ڈریں جو آپ کی جانب نظریں لگائے ہوئے ہیں اور منتظر ہیں کہ دیکھیں آپ کیا کریں گے۔ لہٰذا دین کی مدد کرنے اور شریعت کے قانون کو سربلند کرنے میں کمزور نہ پڑیں۔ اہلِ سنت کے امام، احمد بن حنبلؒ، کا موقف یاد کریں جب انہوں نے حق سے منہ موڑنے سے انکار کر دیا تھا سو اللہ نے اس کے بعد ان کے ذریعے سے امت کو مستحکم رکھا۔ اور اگر آپ اپنے موجودہ موقف پر قائم رہے تو پھر اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ آپ کا انجام کیا ہو گا۔ میں اللہ سے اپنے لئے' آپ کے لئے' اور سب مسلمانوں کے لئے اس کے دین پر استقامت طلب کرتا ہوں یہاں تک کہ ہم اس سے ملاقات کریں اور وہ ہم سے راضی ہو۔ (التحرر من دائرة العبث والفشل)

نوٹ: یہ پیغام ربیع الاول 1435 (جنوری 2014) میں جاری کیا گیا؛ مرسی کی گرفتاری کے چھ ماہ بعد اور شام میں صحوہ کے آغاز کے تھوڑے ہی عرصے بعد۔ سوال یہ ہے کہ ایک قید مرتد کو یہ کمزور سی درخواست بھیجنے میں نام نہاد "حکمت" کہاں تھی؟ اس سے بھی بدتر یہ کہ جس طاغوت نے وضعی قوانین کے ذریعے حکومت کی اور اور صومالیہ میں مجاہدین کے خلاف عیسائی صلیبیوں (AMISOM) کی مدد کی اور سیناء کے مجاہدین کے خلاف مرتد مصری فوج کی مدد کی، اس طاغوت کے ساتھ اسلام کو منسوب کرنے میں نام نہاد "حکمت" کہاں ہے؟!

اگر میں مرسی کی جگہ ہوتا اور کرسی پر بیٹھتا

از قلم

حسام عبد الرؤوف

(القاعدہ کے ایک اعلیٰ سطح کے رہنما کی لکھی ہوئی منحرف کتاب)

ترجمہ: دعوتَ حق

رمضان 1436ھ